إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی — قادیان دارالامان — ٹیلیفون نمبر ۹۱

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ | یوم یکشنبہ | مطابق یکم جنوری ۱۹۳۹ء | نمبر ۱

زائرینِ ارضِ حرم کو الوداع

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے بہت سے اصحاب نعماء روحانیہ سے مالا مال ہو کر اپنے گھروں کو واپس روانہ ہو چکے ہیں۔ اور جو ابھی تک دیارِ محبوب میں مقیم ہیں۔ وہ بھی دو چار روز تک روانہ ہو جائیں گے۔ ارضِ حرم میں قدوسیوں کا وہ شاندار اجتماع جو ان ایام میں ہوا۔ جہاں ہر مومن کے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا۔ اور اس کا دل و فورِ مسرت سے لبریز ہو گیا۔ وہاں احباب کی واپسی کا منظر ایسا ہے کہ دل اس کو دیکھ کر رقت کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔

یہ ایک طبعی بات ہے۔ کہ جب دور و نزدیک سے جوق در جوق زائرین اس مرکزِ روحانیت میں جمع ہوتے ہیں جسے اللہ تعالےٰ نے موجودہ زمانہ میں اشاعتِ اسلام کا مرکز اور روحانیت کا منبع بنایا ہے۔ اور جو تشنگانِ آبِ روحانیت کے لئے کوثر و تسنیم کے چشموں سے مشابہت رکھتا ہے۔ تو دل میں مسرت و شادمانی کی لہر پیدا ہو جاتی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ دلوں کی کلی چٹک کر شگفتہ ہو رہی ہے۔ اور ایک نئی دنیا ہے جس نے پہلی دنیا کی جگہ لے لی ہے۔ ہر آنکھ اُن جذباتِ محبت کا اظہار کر رہی ہوتی ہے۔ جو انسانی قلب میں موجزن ہوتے ہیں۔ اور ہر دل اچھل اچھل کر بے قابو ہوا جاتا ہے یہ کیفیت ایک دن نہیں۔ کئی دن مسلسل اور متواتر رہتی ہے۔ مگر جب جلسہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور احباب ایک ایک دو دو کر کے نہیں۔ بلکہ گروہ در گروہ سپیشل ٹرینوں کے ذریعہ واپس جانے لگتے ہیں۔ تو دلوں پر ایک عجیب قسم کی افسردگی طاری ہونے لگتی ہے۔ خوشی کے متلاطم جذبات میں سکون واقع ہو جاتا ہے۔ اور یوں محسوس ہوتا ہے۔ کہ گویا کوئی عظیم الشان نعمت ہمارے ہاتھوں سے چھین گئی۔

ہمارے آقا و مطاع سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس تاثر کا اپنے اشعار میں اظہار فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

احباب سارے آئے تو نے یہ دن دکھائے
یہ دن چڑھا مبارک مقصود جس میں پائے
مہماں جو کر کے الفت آئے بصد محبت
پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقتِ رخصت
دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے
تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بلائے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی
دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

آج جبکہ جماعت احمدیہ کے احباب خدا تعالےٰ کی مقدس بستی کو الوداع کہکر اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو رہے ہیں۔ بخدا ہمارے دلوں کی یہی کیفیت ہے۔ ہم نے خوشی سے ان کو خوش آمدید کہا۔ اور اب حسرت بھرے دل سے ان کو الوداع کہتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ اے بزرگو! اے عزیزو! اور اے دوستو! آپ لوگوں نے قادیان میں آ کر خدا تعالےٰ کے مقدس نبی کی اس مقدس بستی کو دیکھا۔ جہاں جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ چلتا پھرتا رہا۔ جہاں کی خاکِ پاک اس کے جسمِ اطہر کی امین ہے۔ جہاں وہ شعائر اللہ ہیں۔ جن کی عظمت کا مقابلہ آج بڑے بڑے شہروں کے مشہور تاریخی مقامات بھی نہیں کر سکتے۔ آپ لوگ یہاں آئے۔ اور آپ نے یہاں کے در و دیوار کو دیکھا۔ یہاں کے شعائر اللہ کی زیارت کی اور سب سے بڑھ کر اس مقدس انسان کے کلماتِ طیبات سُنے۔ جو ظلمتکدہ عالم میں سورج بن کر چمک رہا۔ اور اپنی کرنوں سے تاریک دلوں کو منور کر رہا ہے۔ اس طرح آپ لوگوں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہو گئی ہے۔ اور اب آپ کا فرض ہے۔ کہ اُس سبق کو ذہن نشین کرتے ہوئے۔ جو آپ نے یہاں سے سیکھا سالِ آئندہ میں دہراتے رہیں۔ اور اپنی ایک ایک حرکت اور ایک ایک سکون اس کے تابع رکھیں۔ دنیا اس وقت مادیت کی طرف جھکی ہوئی ہے۔ اسے خدا اور اس کے رسول کے احکام کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ وہ اسلامی احکام پر ہنسی اڑاتی۔ اور اس کے قوانین کو گزرے زمانہ کا دستور قرار دیتی ہے۔ اب آپ کا فرض ہے۔ کہ دنیا کو بتا دیں۔ کہ اس نے اسلام کے متعلق جو کچھ سمجھا وہ غلط ہے اسلام دنیا کے مذاہب میں سب سے زیادہ پُر شوکت سب سے زیادہ پُر عظمت اور سب سے زیادہ زندگی بخش ہے اس کا رسول اولین و آخرین کا سرتاج ہے۔

اور اس کی کتاب کتب الٰہیہ میں سے افضل و برتر ہے۔ اور یہ کہ موجودہ زمانہ کا نجات دہندہ وہی ہے جسے خدا نے قادیان میں مبعوث فرمایا۔ اور اب جماعت کے ہر شخص کا خواہ وہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ۔ مرد ہو یا عورت بچہ ہو یا بوڑھا فرض ہے کہ وہ دنیا کو اس آستانہ کی طرف کھینچے۔ اور اپنے تن۔ اپنے من اور اپنے دھن کو لٹا کر انہیں احمدیت کا والہ و شیدا بنائے۔ بے شک یہ کام اہم ہے اور ہم کمزور اور ناتواں۔ مگر بہر حال ہم نے ہی کرنا ہے۔ کیونکہ ہمارے ہی کندھوں پر یہ امانت کا بوجھ ڈالا گیا ہے۔ پس اے دوستو اس امانت کو بہترین طریق پر ادا کرو اور سال ۱۹۳۹ء ایسی سرگرمی سے گزارو کہ جب آئندہ جلسہ سالانہ آئے تو ایک غیر معمولی انقلاب کا ثبوت اپنے ساتھ لائے ؂

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے دوستوں کو اس فرض کی ادائیگی کی توفیق بخشے اور جلد سے جلد وہ دن لائے۔ کہ احمدیت چار دانگ عالم میں پھیل جائے اور وہ مقصد پورا ہو جائے جس کے لئے اس نے اپنے پیارے نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للّٰہ

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب میں سے ایک کافی تعداد تا حال مقیم ہے۔ چنانچہ آج شام کے وقت قریباً چھ ہزار اصحاب نے کھانا کھایا۔ اسی وجہ سے جمعہ کی نماز مسجد نور میں پڑھی گئی۔ جہاں نمازی دور دور تک میدان میں پھیلے ہوئے تھے اور خطبہ جمعہ لاؤڈ سپیکر کے ساتھ نہایت آسانی سے سب نے سنا۔

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی طبیعت خراب ہے جلسہ کے بعد آپ پر انفلوئنزا کا حملہ ہوا ہے۔ خدا کے فضل سے حملہ شدید نہیں۔ احباب شیخ صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؂

سکھوں کا جلوس اور مقامی پولیس

گزشتہ پرچہ میں جلسہ سالانہ کے آخری دن یعنی ۲۸ دسمبر کو بعض سکھوں نے جو ایک جلوس اس رستہ سے نکالا جس پر جلسہ کے ایام میں سب سے زیادہ آمد و رفت رہتی ہے۔ اور جو بعض اوقات صرف مستورات کے متعلق مخصوص کر دیا جاتا ہے لکھا گیا تھا کہ ”پولیس کے افسروں کو جب اطلاع ہوئی۔ تو ان کی طرف سے مناسب انتظام کیا گیا۔ البتہ ایک پولیس مین کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے جلوس کو آہستہ آہستہ گزرنے کیلئے کہا“ چونکہ ”پولیس مین“ کے لفظ سے غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ اس لئے یہ تشریح کر دی جاتی ہے۔ کہ اس قسم کے الفاظ ایک پولیس کنسٹیبل کو کہتے ہوئے ایک مہمان نے سنے اور معلوم ہوا ہے۔ کہ مقامی افسران پولیس اس بارے میں بھی تحقیقات کر رہے ہیں۔

اس موقعہ پر پولیس افسروں نے جس فرض شناسی اور معاملہ فہمی کا ثبوت دیا وہ قابل تعریف ہے ؂

کثرت انوار سے پُر ہے فضائے قادیاں

از محمد عبد القادر صاحب صدیقی حیدر آباد دکن

السلام اے مقتدا و رہنمائے قادیاں
السلام اے مردِ حق فرمانروائے قادیاں

فضلِ باری سے چلی ہے خوب ہی بادِ بہار
کثرتِ انوار سے پُر ہے فضائے قادیاں

سال میں اک بار ہوتا ہے فرشتوں کا ہجوم
طائرانِ قدس ہیں نغمہ سرائے قادیاں

خوش نصیبی پر ہیں انکے بھلا کیوں شبہ ہو
شکلیں جو پاٹ کر تشریف لائے قادیاں

دم بدم پیہم نزولِ نصرتِ باری کا جوش
دیکھنا ہو دیکھ لو زیرِ سمائے قادیاں

ہے بپا شورِ قیامت ہر طرف عالم میں اب
ان کی ہے ایک جان ہو جائے قادیاں

ہے یہی مقصود ہر اک کا حکومت اپنی ہو
پر جدا اک مدعا ہے مدعائے قادیاں

سیدا ہم آپ کے ہیں خاکپائے قادیاں
گوش بر آواز ہیں سنکر ندائے قادیاں

صبر و قربانی و اخلاص و محبت کی ذرہ
پہن کر آگے بڑھیگا ہر گدائے قادیاں

بک چکے ہیں کچھ نہیں باقی رہا جو اپنا ہو
اب جو باقی ہے وہ ہے بوئے وفائے قادیاں

زندگی کے دور میں ہوتا ہے دورِ عسر و یسر
سنگریزہ دل سے سوا ہیں سنگ ہائے قادیاں

اک نیا ہے آسماں اور ہے نئی ہی اک زمیں
انقلابِ دہر میں ہیں نقش ہائے قادیاں

شدتِ غم سے بُرا ہے حال فرقت میں مرا
کاش میں بھی دیکھتا حسن و بہائے قادیاں

اے امام المتقیں ہاں اے امیر المومنیں
سیدِ راہ ہوئے فرمانروائے قادیاں

دور افتادہ الگ۔ مغموم اور مہجور ہوں
رحم سے کیجے عطا خاکِ شفائے قادیاں

ہو گیا ہے پارہ پارہ دامنِ تقوےٰ سبھی
یہ رفو ہرگز نہ ہوگا جز دعائے قادیاں

عرض ہے میری ادب سے آپکے الفاظ میں
دورۂ مغرب پہ تھے جب پیشوائے قادیاں

”جب کبھی موقعہ ملے تم کو دعائے خاص کا
یاد کر لینا ہمیں اہلِ وفائے قادیاں“

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا — سید بدر الدین صاحب کلکتہ کے بھائی سید ظل الرحمن صاحب میعادی بخار سے بیمار ہیں۔ چودہری نور احمد صاحب اتا زید کا کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ شیخ عبد الرشید صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بٹالہ بعارضہ بندش پیشاب بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے اور شیخ نیاز احمد صاحب میرپور خاص کی مقدمات سے بریت کے لئے دعا کی جائے۔ شیخ عبد الرشید صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بٹالہ کے فرزند ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب ایک اعلیٰ ڈگری کے حصول کے لئے اس وقت انگلستان میں مقیم ہیں۔ دس جنوری کو ان کا امتحان ہونے والا ہے کامیابی کے لئے دعا کی جائے ؂

ولادت — ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی گجرات کے ہاں ۲۷ نومبر ۱۹۳۸ء کو لڑکا پیدا ہوا۔ مولود کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے عبد الباسط تجویز فرمایا ہے۔ مولود خان بہادر آصف زمان صاحب کلکٹر مرحوم آف پیلی بھیت کا نواسہ ہے۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

دعائے مغفرت — عبد الرحمن صاحب امیر جماعت انبالہ کی بھتیجی بشیرن فوت ہو گئی ہے نیز عبد الغفار صاحب کی چھوٹی ہمشیرہ اہلیہ دلبر حسن صاحب کا انتقال

لنڈن میں تبلیغ اسلام

حضرت مسیح کی قبر کا اعلان یورپ میں

مندرجۂ ذیل سطور لکھتے ہوئے میں اپنے قلب میں مسرت و انبساط کی لہر محسوس کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ جس نے مجھ خاکسار کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذرہ نوازی کے صدقے اس امر کا موقعہ عطا فرمایا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک خواہش اور منشا کے مطابق ایک اشتہار شائع کروں۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اللہ تعالےٰ انہیں عمر دراز عطا فرمائے۔ ایک ایسی شخصیت ہیں۔ جن کے تمام مخلص و صادق احمدی تا قیامت اس لئے رہین منت رہیں گے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ملفوظات کو اپنے قلم سے جمع کر کے ان کے لئے آسمانی مائدہ مہیا کیا۔ جزاہ اللہ خیرا فی الدنیا والآخرۃ۔ اس وقت میں بھی ان کے متعلق اپنے قلب میں شکر و امتنان کے جذبات موجزن پاتا ہوں۔ کیونکہ وہی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس خواہش کو جس کے پورا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے مجھے موقعہ دیا ہے۔ اپنے ہاتھ سے قلمبند کر کے اور اپنے اخبار میں شائع کر کے ہم تک پہنچایا۔ اور وہ خواہش یہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یورپ اور دوسرے ملکوں میں ہم ایک اشتہار شائع کرنا چاہتے ہیں۔ جو بہت ہی مختصر ایک چھوٹے سے صفحے کا ہو۔ تا کہ سب اسے پڑھ لیں۔ اس کا مضمون اتنا ہی ہو۔ کہ مسیح کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے۔ جو واقعات صحیحہ کی بنا پر ثابت ہو گئی ہے۔ اس کے متعلق مزید حالات اور واقفیت اگر کوئی معلوم کرنا چاہے تو ہم سے کرے۔ اس قسم کا اشتہار ہو۔ جو بہت کثرت سے چھپوا کر شائع کیا جائے۔"

(الحکم ۱۰۔ جولائی ۱۹۰۲ء صفحہ ۳ کالم اول)

اس کے مطابق خاکسار نے ایک اشتہار چھپوایا ہے۔ جس کا عنوان ہے "مسیح کی قبر ہندوستان میں" اور اس کا مضمون مندرجہ ذیل ہے:۔

"بھائیو! یاد رہے۔ کہ مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی حضرت احمد قادیانی (پنجاب۔ ہند) کی آمد سے پوری ہو گئی ہے۔ جو احمدیہ جماعت کے مقدس بانی ہیں۔ اور جو تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ انہوں نے ناقابل تردید دلائل سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ مسیح صلیب پر نہیں مرے تھے۔ بلکہ وہ قبر سے فانی جسم کے ساتھ نکلے جو گوشت اور ہڈیوں کا تھا۔

انجیل چہارم کے بیان کے مطابق مسیح آخری دفعہ اپنے شاگردوں سے بحیرہ طبریہ پر ملے۔ اور پطرس سے کہا کہ تم میری بھیڑوں کو چراؤ یا نگہبانی کرو۔ اور انہیں خدا حافظ کہا۔ ایک نامعلوم مقام پر چلے گئے۔ یہ ایک مشہور و معروف واقعہ ہے۔ کہ بارہ حواریوں میں سے توما حواری ہندوستان آئے تھے۔ اور ان کی قبر مدراس میں واقعہ ہے۔ لیکن حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نیا انکشاف کیا ہے۔ جس نے مسیح کے صعود الی السماء کی تصویری کو بالکل غلط ثابت کر دیا ہے۔ اور وہ یہ کہ مسیح کی قبر کا پتہ لگ گیا ہے۔ اور واقعات صحیحہ۔ اور دلائل قویہ سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچ گئی ہے۔ کہ اس قبر میں مسیح ابن مریم مدفون ہیں۔

یہ قبر محلہ خان یار سری نگر کشمیر میں واقعہ ہے۔ جس میں پہلے بھی بنی اسرائیل کے بعض گمشدہ فرقے آباد تھے۔ اور اب تک آباد ہیں۔ مزید برآں مجھے یقین ہے کہ اگر ماہرین علم آثار قدیمہ اس قبر کو کھدوا کر تحقیق کریں۔ تو انہیں ضرور ایسی تحریریں۔ یا ایسے آثار مل جائیں گے۔ جن سے یہ ثابت ہو گا۔ کہ اس قبر میں وہی مسیح مدفون ہے۔ جس کی صدیوں تک غلطی سے عبادت کی گئی۔ اور اُسے خدا بنایا گیا۔ جو شخص اس امر کے متعلق زیادہ معلومات چاہتے ہوں انہیں مندرجۂ ذیل پتہ پر ہم سے خط و کتابت یا گفتگو کرنی چاہیئے

مسجد لنڈن ۶۳۔ میلروز روڈ ایس ڈبلیو ۱۸۔

ٹیلیفون نمبر پٹنی ۱۵۵۱"

اس اشتہار میں مقبرہ مسیح کا فوٹو بھی دیا گیا ہے۔ فی الحال پانچہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ اس کی تقسیم کے بعد پانچہزار اور چھپوایا جائے گا اس اشتہار کی تقسیم کے متعلق میں انشاء اللہ تعالےٰ پھر عرض کروں گا فی الحال دوستوں سے دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صحیح طور پر اس کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے نیک نتائج نکالے۔

ایک نومسلم

گذشتہ ماہ میں ایک نوجوان مسٹر ... سلسلہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرمائے اور اخلاص بخشے۔ آمین

تحریک جدید کے ایک مجاہد کی آمد

مکرمی مولوی محمد صدیق صاحب مولوی فاضل جو ایک مدت تک فلسطین اور عراق میں خوب محنت سے تبلیغ کا کام کرتے رہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ وہ کچھ مدت تک یہاں انگریزی کی تعلیم حاصل کریں گے۔ اور پھر سیرالیون جائیں گے۔

خاکسار۔ جلال الدین شمس از لنڈن

چھوٹے نبی کا تلوار سے مارا جانا ضروری نہیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ ستمبر ۱۹۳۸ء میں جو ۱ اکتوبر کے الفضل میں شائع ہوا۔ یہ فرمایا تھا۔ کہ "یہ معنے نہیں۔ کہ سچا نبی قتل نہیں ہو سکتا بلکہ یہ ہیں۔ کہ جھوٹا ضرور قتل کیا جاتا ہے"۔ اس کے متعلق ایک دوست کے استفسار کے جواب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ کہ "جھوٹا نبی ضرور قتل ہوتا ہے سے مراد جیسا کہ ہمارے خطبہ کے پہلے حصوں میں آچکا ہے ہلاک ہونے کے ہیں نہ کہ تلوار سے مارا جانے کے"۔ پس احباب متذکرۃ الصدر عبارت کو حضرت امیر المومنین ...

شیخ مصری کے بیان پر غیر مبائعین کا رویہ

اور

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری

نہایت واضح اور عام فہم بات ہے کہ کسی مجرم کا عدالت میں کوئی بیان دینا یا کسی شخص پر اس بیان میں الزام لگانا عقل اور قانون کی رو سے اس کی سچائی کا ہرگز ثبوت نہیں۔ اور نہ ہی اس سے شخص مشار الیہ کی ذات پر کوئی حرف آتا ہے۔ ایسا ہی اگر کوئی جج ملزم کے کسی حصۂ بیان کو اپنے فیصلہ میں اس کے خلاف استعمال کرے تو وہ بھی اس بیان کے تسلیم شدہ ہونے کا ہرگز مترادف نہیں۔ یہ اتنی واضح بات ہے کہ ادنےٰ سے ادنےٰ عقلمند بھی اسے جانتا ہے۔ مگر افسوس کہ مولوی محمد علی صاحب نے ناواقفوں کو مغالطہ دینے کے لئے شیخ مصری کے گندے الزامات والے حصۂ بیان کو بہت اہمیت دے رکھی ہے۔ حالانکہ بہتان اگر ملزم کے بیان میں مذکور ہو جائے۔ تب بھی بہتان ہی رہتا ہے۔ پیغام صلح اس بیان کو فخر سے شائع کرتا ہے۔ اور مولوی صاحب بھی اس کا بار بار ذکر کرتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری معاند سلسلہ ہیں۔ مگر اس موقعہ پر انہوں نے غیر مبائعین سے زیادہ معقولیت کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب کے استدلال کے جواب میں لکھتے ہیں۔

"انصاف یہ ہے کہ ہائی کورٹ میں ذکر آنے سے بد اخلاقی کا ثبوت نہیں ہوا۔ اس کی مثال قرآن مجید میں فرعون اور شیطان وغیرہ کے اقوال ہیں جو بطور حکایت کے درج ہیں نہ بطور تصدیق کے۔"

(اخبار اہلحدیث ۱۶ دسمبر ۱۹۳۸ء)

گویا بقول مولوی ثناء اللہ صاحب کے جس طرح قرآن مجید میں فرعون یا شیطان کے اقوال درج ہیں۔ اور ان کی جو حیثیت ہے اسی طرح جج ہائی کورٹ نے شیخ مصری کے قول کو نقل کیا ہے۔ اور اس کی بھی وہی حیثیت ہے۔ جو فرعون یا شیطان کے قول کی ہے

کیا توقع کی جائے کہ مولوی محمد علی صاحب اس بارہ میں کم ازکم مولوی ثناء اللہ صاحب کی معقولیت اور انصاف کے معیار پر تو قائم رہیں گے؟

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

لنڈن میں عید الفطر کی تقریب

اسلام کی شاہراہ امن

اخبار ساؤتھ ویسٹرن سٹار لنڈن ۲ دسمبر ۱۹۳۸ء لکھتا ہے۔

جمعرات کے روز ساؤتھ فیلڈز لنڈن میں اسلامی عید الفطر کی تقریب منائی گئی۔ یہ عید ماہ رمضان کے اختتام کی علامت ہے۔ قریباً ایک سو آدمی اس میں شریک ہوئے جن میں پروفیسر بٹ آف مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، مسٹر ڈبلیو نیو اشوڈ آف سیام، مسٹر ڈبلیو بوتھ وائس چیئرمین ٹیٹنگ لسٹریری ڈیبیٹنگ سوسائٹی اور کئی انگریز مسلمان تھے۔ نماز مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ سابق امام ریورینڈ اے۔ آر درد قریباً ایک ماہ ہوا واپس قادیان جا چکے ہیں۔

مولانا شمس نے خطبہ پڑھا جس میں کہا کہ عید کے معنی یہ ہیں کہ روزے رکھنے کی توفیق پر اظہار خوشی کیا جائے۔ عید اس واسطے مسرت کا موجب ہے کہ انسان کو احکام الٰہی کی توفیق حاصل ہوئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ اسلام مغربی ممالک میں پھیلے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چالیس سال کا عرصہ ہوا رویاء دیکھا تھا کہ آپ لنڈن میں تقریر کر رہے ہیں۔ وہ دن قریب ہے کہ مغربی لوگ اسلام کی صداقت کو محسوس کریں گے۔ اور صدق دل سے اس میں شامل ہوں گے۔

معاہدہ میونچ کے رو سے لڑائی کا رک جانا دراصل اسلام کی فتح ہے۔ قرآن کے مطابق لیگ آف نیشنز کی کانسٹی ٹیوشن کا اہم اصول یہ ہونا چاہیئے کہ ظالم کا ہاتھ روکے اور مظلوم کی مدد کرے۔ موجودہ لیگ نے اس اصول کو توڑ دیا تھا۔ اور جرمنی کی نوآبادیات اس سے چھین کر دوسروں کو دے دی تھیں نیز اس نے اپنے فیصلہ جات کے نفاذ کے لئے فوجی طاقت کو غیر ضروری سمجھا۔ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ فوجی طاقت کے بغیر کوئی لیگ قیام امن میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اس وقت امن اس لئے قائم ہو گیا کہ حکومتوں نے قرآنی تعلیم کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کی تھی۔ قرآن کریم میں ایک پیشگوئی ہے۔ کہ اگر لوگ خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ نہ ہوں گے۔ تو ان پر آگ اور دھوئیں کا عذاب بھیجا جائے گا۔ اور واضح طور پر یہ تنبیہہ موجود ہے۔ کہ لوگوں کو اپنے اسلحہ پر ناز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ انجام کار یہی ان کی تباہی کا موجب ہوں گے۔

جنگ کا باعث لالچ اور نیم مہذب اقوام پر تسلط ہے۔ اسلام نے دوسرے ممالک کی تسخیر اور ان پر حکومت کرنے کی مخالفت کی ہے۔ قومی فضیلت کے احمقانہ اور تنگدلانہ جذبہ کو مٹانے کے لئے اسلام نے سب انسانوں کو ایک ہی سطح پر ۴۴

۴۴ رکھا ہے۔ اگر موجودہ حکومتیں وہی طریق اختیار کریں۔ جو مصطفےٰ کمال پاشاہ مرحوم نے اختیار کیا تھا۔ تو یہ دنیا کے لئے بہت بہتر ہو گا۔ اس نے تمام دوسری قوموں سے موبنہ موڑ لیا۔ اور ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا۔ اسلام کا مطمح نظر یہ ہے۔ کہ تمام دنیا کے لئے ایک مرکزی حکومت قائم ہو۔ تا دنیا سے باہمی آویزش اور لڑائیاں دور ہو جائیں۔ لیکن اسلام نے اس مقصد کے حصول کے لئے کسی ایجی ٹیشن کی اجازت نہیں دی۔ اور اگر لوگ اسلامی تعلیم پر عمل کریں۔ تو وہ جنگ کی تباہ کاریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں :

نماز کے بعد سب نے چاول اور شوربا کھایا جو ہندوستانی طریق پر تیار کیا گیا تھا اور مشرقی تمدن کے مطابق مردوں اور عورتوں نے علیحدہ علیحدہ کمروں میں کھانا کھایا :

مملکت حیدرآباد دکن کے خلاف آریوں کی طرف سے جنگ کا اعلان

آرین کانگرس شولاپور کی مختصر روئیداد

مملکت حیدرآباد دکن کے خلاف آریوں نے ایک طرف سے جو شورش شروع کر رکھی ہے اس کے سلسلہ میں انہوں نے شولاپور میں جو کہ حیدرآباد کی سرحد پر واقعہ ہے۔ ایک آرین کانگرس زیر صدارت مسٹر اینے ممبر سنٹرل اسمبلی منعقد کی۔ ۲۵ دسمبر جب مسٹر اینے شولاپور پہنچے۔ تو ان کا جلوس نکالا گیا۔ آریہ اخبارات کا بیان ہے۔ کہ تیس ہزار سے زیادہ اشخاص نے اس جلوس میں حصہ لیا۔ "ویدک دھرم کی جے" کے نعرے بلند کئے گئے۔ جلوس آریہ نگر میں ختم ہوا۔ جہاں مسٹر اینے نے "اوم کا جھنڈا" لہرایا۔

حیدرآباد میں آریہ سماج کی ترقی

پنڈت دتا پرشاد صدر آل انڈیا آرین کانگرس استقبالیہ کمیٹی نے جو ایڈریس پڑھا۔ اس میں بیان کیا۔ کہ درحقیقت حیدرآباد میں اجلاس کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ لیکن چونکہ وہاں حکام نے اس کی اجازت نہیں دی۔ اس لئے ریاستی عوام کی سہولت کو پیش نظر رکھ کر شولاپور میں کانگرس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

حیدرآباد میں آریہ سماج کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ "آج سے پچاس سال پیشتر پنڈت کیشو راؤ جج ہائی کورٹ حیدرآباد اور پنڈت گوکل پرشاد کی کوششوں سے دھرور میں آریہ سماج قائم رکھی گئی۔ اور رفتہ رفتہ نظام کی قلمرو میں آریہ سماج کی ڈیڑھ سو شاخیں قائم ہو گئیں۔

صدر نے کیا کہا

شام کو آرین کانفرنس کا اجلاس مسٹر اینے کی صدارت میں شروع ہوا۔ جس میں ہندوستان کے ہر صوبہ کے برگزیدہ ہندو لیڈر شامل ہوئے۔ مسٹر اینے نے اپنی صدارتی تقریر میں آریہ سماج کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ آریہ سماج نے ہندوؤں میں مشنری سپرٹ پیدا کر دی ہے جو ویدک دھرم کی روشنی سے محروم لوگوں کو سچائی اور دھرم کی راہ پر لانے کی صورت میں نمودار ہو رہی ہے۔

اس کے بعد حکومت حیدرآباد۔ اور مسلمانان حیدرآباد کے خلاف سخت نکتہ چینی کی گئی۔ اور ان کے خلاف تمام ہندوستان کے ہندوؤں کو بے حد اشتعال دلاتے ہوئے کہا وہ وقت آ گیا ہے کہ دکن میں شخصی اقتدار کے قلعہ پر دھاوا کرنے والی مختلف جماعتیں آرین لیگ۔ ہندو مہا سبھا۔ اور سٹیٹ کانگرس متحد ہو جائیں۔ اور ایک لیڈر کی راہ نمائی میں ستیہ آگرہ شروع کر دیں۔ اگر ہم اس طریق پر جد و جہد جاری رکھیں تو کامیابی یقینی ہے اس سلسلہ میں میری تجویز یہ ہے۔ کہ متذکرہ بالا جماعتیں ایک مشترکہ کانفرنس میں اپنے نمائندے بھیجیں۔ جو حیدرآباد کے ستیہ آگرہ کی راہ نمائی کے لئے ایک مشترکہ کونسل آف ایکشن قائم کریں گے

کیا تجاویز کی گئیں

آرین کانگرس کے جلسوں میں مملکت حیدرآباد کے خلاف نہایت اشتعال انگیز تقریریں کی گئیں۔ اور متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کی گئی۔ کہ چونکہ پچھلے سالوں میں آرین لیگ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے متعدد بار وفود بھیجنے کے باوجود حکومت نظام ان کی شکایات دور کرنے میں ناکام ثابت ہوئی ہے۔ جس سے مملکت نظام کے ہندوؤں میں عموماً اور آریہ سماجیوں میں خصوصاً۔ نیز تمام ہندوستان کے ہندوؤں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اس لئے آل انڈیا آرین کانگرس محسوس کرتی ہے۔ کہ ان شکایات کے دور کرنے کا واحد علاج ستیہ گرہ کے سوا کچھ نہیں۔

اس کے بعد ایک ریزولیوشن کے ذریعہ متفقہ طور پر ایک ستیہ گرہ کمیٹی مرتب کی گئی۔ جس کے پہلے ڈکٹیٹر نارائن سوامی صاحب منتخب ہوئے۔ جو ستیہ گرہ کی جنگ کو چلائیں گے ہندوستان بھر کے آریوں اور ہندوؤں سے اس تحریک کی حمایت کرنے کے لئے اپیل کی گئی۔ اس ریزولیوشن کے ذریعہ نارائن سوامی صاحب کو اختیار دیا گیا۔ کہ ستیہ گرہ کمیٹی کی تعداد وغیرہ کو مقرر کریں۔ اور اپنے مطالبات کو فوری طور پر منظور کرانے کے لئے جنگ کو دو باتوں تک محدود کریں۔ اول یہ کہ ویدک دھرم کلچر اور مذہب کے پرچار کی مکمل آزادی حاصل ہو۔ دوسرے نئی آریہ سماجیں قائم کرنے ہون کنڈ بنانے۔ نئے آریہ سماج مندر تعمیر کرنے پرانے مندروں کی مرمت کرنے کیلئے کسی سرکاری محکمہ سے اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ بعد ایک درجن کے قریب مطالبات سرکار نظام کئے گئے جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ محکمہ دینیات کو اڑا دیا جائے یا کم از کم ہندوؤں اور آریوں سے متعلقہ امور اور مندروں کے متعلق اسے کوئی اختیار حاصل نہ ہو۔

اعلان جنگ

مسٹر ایم۔ ایس اینے پریذیڈنٹ آل انڈیا آرین کانگرس نے اپنی اختتامی تقریر کے دوران میں کہا ہماری جنگ خالصۃً مذہبی جنگ ہے۔ یہ جنگ اس نظام حکومت کے خلاف ہے۔ جس نے ہمیں اپنے ابتدائی حقوق سے محروم کر رکھا ہے۔ یہ مقصد تمام ہندوؤں کا مقصد ہے۔ آریہ سماجی اس کے لئے جنگ کرنے کے واسطے سب سے پہلے میدان میں کود رہے ہیں مجھے امید ہے کہ ستیہ آگرہ کے پہلے ڈکٹیٹر نرائن سوامی جی کی روحانی رہنمائی میں ہم اپنے منتہائے مقصد کے حصول میں کامیاب ہو جائیں گے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اگرچہ لڑائی کا آغاز آریہ سماجیوں نے کیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ مہاراشٹر کے ارد گرد کے لوگوں کا تعلق ہے۔ انہیں اس جنگ میں پوری مدد دینی چاہیئے۔

مسٹر گھنشیام داس پریذیڈنٹ انٹر نیشنل آرین لیگ نے اپنی تقریر میں کہا ہندوستان بھر کے نمائندوں۔ اور وزیروں نے جس جوش و خروش کا اظہار کیا ہے اس سے میرے دل پر گہرا اثر ہوا ہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ ہم اپنے منتہائے مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ سردار پٹیل مولرا بھولا بھائی اور دیگر آل انڈیا کانگرس لیڈروں نے ہماری تحریک کی کامیابی کی خواہش ظاہر کی ہے

ستیہ گرہ کے ڈکٹیٹر نرائن سوامی نے اعلان کیا۔ کہ مجھے ہندوستان کے مختلف حصوں سے روپے اور آدمیوں کی شکل میں ہر جا بجا امداد کا یقین دلایا گیا ہے۔ مختلف صوبوں کے ۲۲ ہزار والنٹیرز نے ستیہ آگرہ کے لئے اپنا نام پیش کیا ہے۔ جنگ اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک کہ ہم اپنا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو جائیں گے۔

حکومت نظام اور کانگرس

اس سلسلہ میں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حیدرآباد کانگرس جس نے آریوں کے ساتھ ساتھ ستیہ گرہ جاری کر رکھا تھا۔ اب اپنی جد و جہد ملتوی کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ گہرے غور و خوض کے بعد عارضی طور پر ستیہ گرہ کو بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ستیہ گرہ کے نتیجہ کے طور پر چار سو اشخاص کو ایک ماہ سے لے کر ساڑھے تین سال تک قید کی سزائیں ہو چکی ہیں۔ لیکن چونکہ کانگرس کو فرقہ وارانہ جماعت کہا جاتا ہے۔ اور اس کی سرگرمیوں کو آرین ڈیفنس لیگ اور ہندو سول لبرٹیز یونین کے ساتھ خلط ملط کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس لئے گاندھی جی اور پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر کانگرسی لیڈروں نے مشورہ دیا ہے۔ کہ ستیہ گرہ کو بند کر دیا جائے۔ ہم ان لیڈروں کے مشورہ کو نظر انداز نہیں کر سکتے کیونکہ وہ ہماری جد و جہد کو چلانے کے لئے نہایت اہم اور قیمتی مشورے دیتے رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہمارے والنٹیرز کی فہرست پر ابھی ۵۰۰ سے زیادہ اشخاص کے نام ہیں۔ اور اس فہرست میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ ہمارا یہ ارادہ نہیں کہ ہم اپنی طاقت کو استعمال کر کے مصیبتوں میں سے گزریں۔ بلکہ ٹھیک ہم گفت و شنید وغیرہ کے ذریعہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ کانگرس کی تعمیری سرگرمیوں میں سوت کاتنا۔ کھدر پہننا۔ ہندو مسلمان اور دیگر فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا۔ اور اچھوت پن وغیرہ کو دور کرنا ہے۔ یہ سب کام جاری رہیں گے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس پٹنہ کی مختصر روئداد اور قراردادیں

صدر استقبالیہ کا ایڈریس

آل انڈیا مسلم لیگ کا ۲۶ واں اجلاس ۲۶ دسمبر کو قبل دوپہر مسٹر جناح کی صدارت میں بمقام پٹنہ منعقد ہوا۔ مجلس استقبالیہ کے صدر مسٹر عبدالعزیز صاحب بیرسٹر تھے۔ آپ نے اپنے خطبہ میں اس بات پر خاص زور دیا۔ کہ مسلمان ہندوستان کے مسائل کا کوئی ایسا حل قبول نہیں کر سکتے۔ جو ان کی قومی ہستی کو ہندوستان کی متحدہ قومیت میں مدغم کر دے۔ اس کے علاوہ آپ نے وردیا مندر سکیم پر تنقید کی۔ اور ثابت کیا۔ کہ یہ سکیم ناقص اور قدامت پرستانہ ہونے کے علاوہ مسلمان بچوں کے لئے سخت مضر ہے آپ نے کانگرسی حکومتوں میں مسلمانوں کے ساتھ ناانصافیوں کو بالتفصیل بیان کیا۔ اور حیدرآباد میں جو شورش بپا کی گئی ہے۔ اس کا بھی خاص طور پر ذکر کیا اور آخر میں مسلمانوں کو منظم ہونے کی طرف توجہ دلائی۔

خطبہ صدارت

اس کے بعد مسٹر جناح نے خطبہ صدارت پڑھا۔ جس میں مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے لئے مسلم لیگ کی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کئی نوجوان اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ کہ کانگرس ملک کی آزادی کے لئے جنگ کر رہی ہے حالانکہ یہ حقیقت سے کوسوں دور بات ہے۔ کانگرس ایک فرقہ وار ہندو جماعت ہے۔ مٹھی بھر مسلمانوں کا اس میں شامل ہو جانا اسے کل ملک کی نمائندگی کی سند نہیں دلوا سکتا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ کانگرس صحیح طور پر کسی بھی قوم کی نمائندہ نہیں۔ وہ دوسری اقوام ہند پر ہندو کلچر کو ٹھونسنا چاہتی ہے۔ اور ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنے کی خواہشمند ہے۔ اور اس ضمن میں آپ نے بندے ماترم کا گیت۔ واردھا سکیم اور بعض علاقوں میں ذبح گاؤ پر پابندیوں کا ذکر کیا۔ آپ نے فلسطینی عربوں کی قربانیوں کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا کہ وہ لوگ بہادر اور شہید ہیں۔ اور انہیں ڈاکو قرار دینا انتہائی ظلم ہے۔

قراردادیں

اس کے بعد رات کے وقت سبجیکٹس کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں بعض قراردادوں پر غور و خوض کیا گیا۔ ۲۷ کو کھلا اجلاس ہوا۔ جس میں تیس ہزار لوگ شامل ہوئے اور پھر وہ قراردادیں زیر بحث آئیں۔ جن پر پُرجوش تقریریں کی گئیں۔ مسٹر عزیز احمد خان صاحب ایم ایل۔ اے (یو۔ پی) نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یو۔ پی اور سی۔ پی میں مسلمانوں پر شدید مظالم ہو رہے ہیں اور اب ہمیں پورے غور کے بعد کوئی راہ عمل اختیار کرنی چاہیئے۔ خواہ وہ سول نافرمانی سے بھی شدید تر کیوں نہ ہو۔ ہم اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب نے کہا کہ پنجاب کا ہر مسلمان بشرط ضرورت اپنے مفاد کی حفاظت کے لئے جان تک دینے سے دریغ نہ کرے گا۔ حصول طاقت کے بعد کانگرس پر نشے کی کیفیت طاری ہو گئی ہے۔ لیکن اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ ہندوستان کے نو کروڑ مسلمان باشندے کسی حالت میں بھی اپنے حقوق پامال نہیں ہونے دیں گے۔ بہت غور و فکر کے بعد کھلے اجلاس میں وہ ریزولیوشن منظور ہو گیا۔ جس میں ورکنگ کمیٹی کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ جس وقت مناسب سمجھے براہ راست اقدام کر سکتی ہے۔ اور کانگرسی صوبوں میں سول نافرمانی کو جاری کر سکتی ہے۔

اس کے علاوہ بعض اور قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ فیڈریشن کی سکیم مسلم لیگ کے نزدیک ناقابل قبول ہے۔ لیکن صدر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی ایسی متبادل صورت کے لئے اقدام کریں جس سے مسلمانوں اور ہندوستان کی دوسری اقلیتوں کے مفاد کا پورا پورا تحفظ ہو سکے۔

ایک قرارداد ہندوستانی ریاستوں کے متعلق تھی۔ جس میں ریاستوں کے باشندوں کی جائز جدوجہد کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا۔ اور کانگرس و دیگر ہندو اداروں کو واضح الفاظ میں متنبہ کیا گیا۔ کہ اگر انہوں نے ریاستوں میں معاندانہ سرگرمیوں کی موجودہ پالیسی کو ترک نہ کیا۔ تو مسلم لیگ مسلمانوں کے جائز حقوق کے تحفظ کے لئے مناسب قدم اٹھائے گی۔

مسئلہ فلسطین کے متعلق بھی ایک قرارداد پاس ہوئی۔ جس میں بیان ہے کہ فلسطین کا مسئلہ دراصل دنیا بھر کے مسلمانوں کا مسئلہ ہے۔ اگر برطانوی حکومت نے مسلمانوں کے ساتھ انصاف نہ کیا۔ تو دنیا بھر کے مسلمانوں کی منفقہ کانفرنس کے فیصلوں کے مطابق ہندوستان کے مسلمان بھی عمل کریں گے۔ اور ہر مناسب قربانی پیش کریں گے۔ حکومت برطانیہ چاہتی ہے کہ فلسطین کو بحری اور فضائی سرگرمیوں کا مرکز بنائے۔ اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے عربوں پر جو ظلم کئے جا رہے ہیں۔ ان کی مثال تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔ لنڈن کانفرنس میں مفتی اعظم کے علاوہ ہندوستانی مسلمانوں کو بھی نمائندگی ملنی چاہیئے۔ ورنہ یہ کانفرنس محض فریب ثابت ہوگی۔

علاوہ ازیں ایک قرارداد بدیں مضمون پاس ہوئی۔ کہ اسلامیان ہند کی مجلسی اور اقتصادی و سیاسی فلاح کے لئے جو کوششیں اس وقت ہو رہی ہیں۔ انہیں تقویت دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مسلمان عورتوں کی ایک آل انڈیا سب کمیٹی بنا دی جائے جو اپنے ماتحت صوبجات اور اضلاع میں سب کمیٹیاں قائم کرے۔ اور کوشش کریں۔ کہ مسلمان عورتوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں لیگ کا ممبر بنایا جائے اور ان میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لئے زبردست پروپیگنڈا کرے۔

۲۹ دسمبر کی شام کو یہ سیشن ختم ہو گیا۔ آج کے اجلاس میں بلوچستان فسادات برما۔ اور حکومت برطانیہ کی سرحدی پالیسی کے متعلق قراردادیں منظور کی گئیں۔ نیز ایک قرارداد کے ذریعہ صوبائی لیگیں قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جن کے سپرد اسمبلیوں اور لوکل باڈیوں کے لئے امیدوار منتخب کرنے کا کام ہوگا۔ ان صوبائی لیگوں کی تنظیم کے بعد موجودہ پارلیمنٹری بورڈ توڑ دیا جائے گا۔

اجلاس کے اختتام پر صاحب صدر نے ایک پُرزور تقریر کی۔ جس میں کہا کہ اس سیشن میں مسلم لیگ نے ایک ایسا بنیادی اصول منظور کیا ہے۔ جو انقلابی نوعیت رکھتا ہے۔ اور وہ یہ کہ لیگ بوقت ضرورت براہ راست اقدام کر سکتی ہے۔ لیکن اس قسم کا انتہائی قدم اٹھانے میں جلد بازی سے کام نہیں لیا جائے گا۔ آپ نے مسلمانوں سے اپیل کی۔ کہ ہندوستان کے نو کروڑ مسلمانوں کو منظم ہو جانا چاہیئے۔ اور اس کا طریق یہی ہے کہ سب لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔

ضروری اعلان

۵ مرلہ زمین سفید۔ متصل مہمانخانہ و مکان مفتی محمد صادق صاحب ملکیت علاؤالدین صاحب ولد میاں معراج الدین صاحب زرگر قابل فروخت ہے۔ زمین باموقعہ ہے۔ اور ایک ضرورت کے ماتحت فروخت کی جا رہی ہے۔

ضرورت مند اصحاب قیمت کے متعلق ناظر صاحب امور عامہ سے فیصلہ کر سکتے ہیں۔

ناظر امور عامہ

ضرورت اراضی

مجھے قادیان دارالامان میں ریلوے روڈ پر یا کسی بڑی سڑک پر سکنی اراضی کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی دوست فروخت کرنا چاہیں۔ تو ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

غلام محمد احمدی سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول بھکھی ڈاکخانہ خاص براستہ واربرٹن ضلع شیخوپورہ

فارم ۱ فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ دونی چند ولد سر دھا سنگھ ذات لین سکنہ کوراؤ کلاں۔ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۳/۱/۳۶ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۲۲/۱۲/۳۵

دستخط) خان بہادر خان سربلند خاں صاحب چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

(بورڈ کی مہر)

مکندپور اور بنگہ ضلع جالندھر میں باموقعہ جائیداد کی فروخت

دو دوکانات ملکیہ و مقبوضہ صدر انجمن احمدیہ واقعہ مکندپور ضلع جالندھر جو بہت عمدہ موقع پر واقع ہیں۔ بتاریخ ۴/۱/۳۶ بروز ہفتہ۔ اور ایک قطعہ مکان واقعہ بنگہ ضلع جالندھر ملکیت و مقبوضہ صدر انجمن احمدیہ بتاریخ ۵/۱/۳۶ بروز اتوار منشی محمد دین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان موقعہ پر نیلام کریں گے۔ زرِ نیلام کا ۱/۴ حصہ بولی ختم ہونے پر فوراً وصول کر لیا جائے گا۔ اور بقیہ ۳/۴ زرِ نیلام روبروئے سب رجسٹرار صاحب وصول کر کے رجسٹری کرا دی جائے گی۔ اخراجات رجسٹری بذمہ خریدار ہوں گے۔

یہ جائیدادیں نہایت عمدہ موقع کی ہیں۔ احمدی دوستوں کو چاہئیے۔ کہ ان کے لئے خریدار پیدا کر کے موقعہ پر لا کر بولی دلائیں۔ نیلام کی کارروائی ٹھیک دس بجے صبح شروع کر دی جایا کرے گی۔ خواہشمند احباب موقع پر پہنچ کر بولی دیں۔

ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

فارم ۱ فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ بابو رام ولد ٹھاکر داس ذات راجپوت سکنہ دسوہہ۔ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۵/۱/۳۶ مقرر کیا ہے لہذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۲/۱۲/۳۵

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خانصاحب بی۔ اے چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱ فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ اللہ بخش ولد ستار ذات درکھان سکنہ ٹھٹھی خدا یار تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۳/۱/۳۶ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۱۷/۱۲/۳۵

(دستخط) خانصاحب میاں نورالدین صاحب چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ چنیوٹ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

تین عجیب تحفے

(۱) ریسٹورین کھوئی ہوئی طاقت کو واپس لانے کے لئے۔ کمزور کو طاقتور بنانے کے لئے اور بدن میں پھرتی پیدا کرنے کے لئے ریسٹورین عجیب تحفہ ہے ایک دفعہ ضرور استعمال کریں۔ قیمت پندرہ روز کی خوراک صرف دو روپیہ

(۲) ایستھونیا دمہ کے مریضوں کے لئے ایستھونیا اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ دمہ کے مایوس مریض استعمال کریں اور دمہ سے نجات پائیں قیمت فی شیشی صرف عہ

(۳) ہیکٹوتھالیسا۔ سل۔ دق پرانے بخاروں کے لئے ہیکٹوتھالیسا خاص دوا ہے۔ اگر آپکو بڑے بڑے لائق اور تجربہ کار ڈاکٹروں کے علاج سے فائدہ نہیں ہوا تو ہیکٹوتھالیسا کو بھی ضرور آزمائیں۔ قیمت فی شیشی صرف عہ

پتہ سید خواجہ علی شاہ قادیان

تلاش گمشدہ

میرا بھائی قائم علی ولد کریم بخش قوم ارائیں عیدالمالی بہاولپور سے گم ہوئے تقریباً ۱۱ سال ہوئے ہیں۔ اسوقت انکی عمر ۲۲، ۲۳ سال تھی۔ اب ۳۲، ۳۳ ہوگی۔ حلیہ یہ ہے:۔

قد تقریباً ساڑھے پانچ فٹ۔ رنگ گندمی۔ چہرہ سڈول جسم فربہ۔ ان پڑھ۔ جس دوست کو ملے مجھے اطلاع دیوے۔ کرایہ وغیرہ کے علاوہ انعام بھی پیش کیا جائیگا۔

خاکسار غلام رسول حال مقام ڈاکخانہ شاہ پور جہانیاں ضلع نواب شاہ سندھ

باموقع مکان برائے فروخت

مسجد اقصےٰ سے جانب جنوب متصل مسجد ارائیاں نہایت محفوظ جگہ میں ایک پختہ مکان اندرون شہر۔ سخت ضرورت کے ماتحت بیچنا مقصود ہے۔ اصل لاگت پر دیدیا جائے گا۔ ایک طرف دوکان بن سکتی ہے حاجتمند احباب منشی محمد دین صاحب کلرک دفتر الفضل سے ملیں۔ یا زینب بی بی بیوہ منشی نبی بخش صاحب مرحوم مدبیت الرحمانی" مغلپورہ لاہور سے خط و کتابت کریں۔

عنایت اللہ مدرس عربی

ایک باموقعہ اراضی قابل فروخت ہے

اراضی ایک کنال نمبر قطعہ ۳۔ بلاک نمبر ۲۔ محلہ دارالرحمت واقعہ قادیان جس کی پیمائش حسب ذیل ہے۔ مشرق ۶۰۔ غرب ۶۰۔ شمال ۷۵۔ جنوب ۷۵ جس کے جانب جنوب مغرب رستہ رکھا گیا ہے قابل فروخت ہے احباب جو خرید کرنے کے خواہشمند ہوں مستری اللہ دین صاحب ٹمبر مرچنٹ شہر جہلم سے خط و کتابت کریں۔ اگر کوئی امر دریافت طلب ہو۔ تو امیر صاحب جماعت احمدیہ جہلم سے دریافت کریں۔

خاکسار غلام محی الدین [illegible] جہلم

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۹ دسمبر۔ ایڈوانس کے نامہ نگار مقیم لنڈن نے اطلاع دی ہے کہ فیڈریشن کے سوال پر لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند بہت جلد مستعفی ہو جائیں گے اور ان کی جگہ لارڈ بیرا بورن وائسرائے ہند مقرر کئے جائیں گے۔

بنوں ۲۸ دسمبر۔ حکومت ہند کے ایماء کے ماتحت بعض قبائلی لیڈر فقیر اپی پر زور دے رہے ہیں۔ کہ اپنے رویہ میں تبدیلی کرے۔ اور صلح کے ساتھ رہے۔ پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے جرگے بھی منعقد ہو رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جنوبی وزیرستان میں سرکاری افواج کی پیش قدمی بھی جاری ہے۔

ٹوکیو ۲۸ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے کہ نئے سال کے شروع سے جبری فوجی بھرتی کا قانون نافذ کر دیا جائے گا۔ کارکنوں کی اجرتوں اور اوقات کار کی نگرانی کے متعلق بھی کونسل نے قوانین پاس کئے ہیں۔

شنگھائی ۲۹ دسمبر۔ امریکن ایوان تجارت نے حکومت امریکہ کو بذریعہ تار مطلع کیا ہے کہ جاپانیوں کی طرف سے امریکن تجارت پر شدید پابندیاں عائد کی گئی ہیں اور امریکن مال کا بائیکاٹ کر دیا گیا ہے اس لئے امریکہ کو بھی انتقامی طور پر جاپانی مال کا مقاطعہ کر دینا چاہیئے۔

جے پور ۲۹ دسمبر۔ مشہور کانگرسی لیڈر سیٹھ جمنا لال بجاج یہاں آنے والے تھے۔ کہ حکومت کی طرف سے حدود ریاست میں ان کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا۔

بیت المقدس ۲۹ دسمبر۔ چند روز ہوئے یہ خبر آئی تھی۔ کہ برطانوی بنک کے انگریز مینیجر کو عربوں نے اغوا کر لیا ہے۔ اور حکومت کی طرف سے اس کا سراغ لگانے والے کے لئے پانسو پونڈ انعام مقرر ہوا تھا۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ مینیجر مذکور خود ہی واپس آ گیا ہے

لاہور ۲۸ دسمبر۔ دوکوہہ ضلع جالندھر میں پنجاب شیعہ کانفرنس کا سالانہ اجتماع ہوا۔ جس میں مسلم لیگ پر اعتماد کی قرارداد منظور کی گئی۔

چنگ کنگ ۲۹ دسمبر۔ مارشل چیانگ کائی شیک نے اعلان کیا ہے کہ جاپان کی طرف سے امن قائم کرنے کے لئے جن شرائط کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ قطعاً ناقابل قبول ہیں۔ اور ان کے معنی یہ ہیں کہ چین کلیتہً جاپان کے آگے ہتھیار ڈال دے۔ اور یہ شرطیں ان شرائط سے بھی سخت ہیں۔ جو لڑائی شروع ہونے سے قبل چین کے سامنے پیش کی گئی تھیں۔

لنڈن ۲۹ دسمبر۔ ہسپانوی ساحل پر برطانی تجارتی جہازوں کو باغی طیاروں کے ہاتھوں جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کے خلاف برطانوی احتجاج کا جواب جنرل فرینکو کی طرف سے موصول ہو گیا ہے۔ معاوضہ کے متعلق اس نے لکھا ہے کہ فوراً تو یہ ادا نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ جنگ کے بعد اس پر غور کیا جائے گا۔ اس رپورٹ پر غور کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے ایک خاص کمیشن مقرر کر دیا گیا ہے

شنگھائی ۲۹ دسمبر۔ یہاں کی امریکن یونیورسٹی پر جاپان نے قبضہ کر لیا ہے اور اعلان کر دیا ہے کہ جنگ کے خاتمہ تک تو یہ امریکہ کو کسی صورت میں واپس نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ ممکن ہے۔ جنگ کے بعد بھی اسے واپس نہ دیا جائے۔ یہ قبضہ جنگی نقطہ نگاہ سے ضروری سمجھ کر کیا گیا ہے

لنڈن ۲۹ دسمبر۔ کیٹلونیا کے محاذ پر باغیوں اور حکومت کے مابین زبردست جنگ جاری ہے۔ باغی سرکاری استحکامات کو توڑ کر کئی میل تک آگے نکل گئے ہیں۔ اور اٹھارہ ہوائی جہاز گرا لئے ہیں۔

لنڈن ۲۹ دسمبر۔ تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ آج کل یورپ میں ہر جگہ اطالیہ اور فرانس کے جھگڑے کا چرچا ہو رہا ہے۔ دونو حکومتوں کی طرف سے اعلانات شائع کئے گئے ہیں۔ کہ حبشہ میں کوئی ایسی فوجی نقل و حرکت نہیں کی گئی۔ جس سے فرانسیسی سومالی لینڈ کو کسی قسم کا خطرہ لاحق ہو۔ با ایں ہمہ حکومت فرانس موجودہ صورت کو خطرناک سمجھتی ہے حبشہ اور سومالی لینڈ کے درمیان سرحد کا تعین عمل میں لانے کے لئے ماہرین کا ایک کمیشن جلد سومالی لینڈ پہنچنے والا ہے

واشنگٹن ۲۹ دسمبر۔ حال ہی میں فیڈرل کونسل آف چرچز کی طرف سے ایک یادداشت کے ذریعہ اپیل کی گئی تھی۔ کہ دنیا بھر کی تمام نو آبادیاں آزاد کر دی جائیں۔ اور انہیں تجارت و اقتصادیات اور سیاسیات میں کلی خود مختاری عطا کی جائے۔ فرانس برطانیہ اور امریکہ نے اس تجویز کی مخالفت کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ یہ تجویز درست نہیں۔ کیونکہ اگر نو آبادیات واپس کی جائیں۔ یا آزاد کر دی جائیں۔ تو لازماً ان پر دوسری حکومتوں کا قبضہ ہو جائے گا۔ قیام امن کے لئے ضروری ہے۔ کہ تمام عیسائی دنیا ایک ہو کر معاہدات کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دے

پشاور (بذریعہ ڈاک) پارلیمنٹ افغانستان کے افتتاحی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے ہز مجسٹی شاہ ظاہر شاہ نے کہا۔ کہ دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں کی طرح ہم بھی اپنے پڑوسیوں اور دنیا کے دیگر ممالک کے ساتھ امن و آشتی سے رہنا چاہتے ہیں۔ اور دنیا میں قیام امن کے لئے ہم مجلس اقوام کی کوششوں میں حتی المقدور امداد دیں گے۔

بیت المقدس ۲۹ دسمبر۔ ایام کرسمس میں تین عرب اور ایک یہودی قتل اور ۱۲ عرب۔ ۷ یہودی اور تین انگریز مجروح کئے گئے ہیں۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) مجوزہ فلسطین کانفرنس جنوری کے دوسرے ہفتہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مملکتِ شام کے نمائندہ کو اس میں شریک ہونے سے حکومت فرانس نے روک دیا ہے

ٹوکیو ۲۹ دسمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ہائیڈرو الیکٹرک سٹیشن کی زیر تعمیر عمارت کو مسمار کر دیا گیا ہے جس سے ۹۳ مزدور ملبہ کے نیچے دب گئے ہیں۔

جبوتی ۲۹ دسمبر۔ کل ادیس آبابا میں اطالویوں اور حبشیوں کے درمیان سخت تصادم ہوا۔ کئی لوگ ہلاک اور مجروح ہوئے۔ لڑائی اس وجہ سے شروع ہوئی۔ کہ اطالوی افسر ایک حبشی کو پکڑ کر لے جانا چاہتے تھے۔ کہ حبشیوں نے مزاحمت کی۔

جبوتی ۲۹ دسمبر۔ فرنچ سومالی لینڈ کی سرحد پر اطالویوں اور فرانسیسیوں میں تصادم ہو گیا۔ فرانسیسی سرحد دار نے اطالوی فوجی افسر کو گولی کا نشانہ بنا دیا

القدس ۲۹ دسمبر۔ پچھلے دنوں اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ فلسطین میں برطانوی فوج زہریلی گیس استعمال کر رہی ہے۔ برطانوی وزیر نو آبادیات نے اس خبر کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ برطانوی افواج نے اب تک کوئی نامناسب طریقہ اختیار نہیں کیا۔

بیروت ۲۸ دسمبر۔ آج شام کے دونو ہاؤسوں کا اجتماع ہوا۔ اور حکومت فرانس کے شامی نمائندہ کو لنڈن کانفرنس میں شریک ہونے سے روکنے کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ اور بہت بحث و تمحیص کے بعد ایک احتجاجی ریزولیوشن پاس کیا گیا جس میں حکومت فرانس کو متنبہ کیا گیا کہ اسکا رویہ ان مراعات کے منافی ہے۔ جن کا وعدہ معاہدہ میں ہم سے کیا جا چکا ہے۔

لکھنؤ ۲۹ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ یو پی گورنمنٹ بطور تجربہ ان اخلاقی قیدیوں کو رہا کر رہی ہے جن کا جیل خانہ کا ریکارڈ اچھا ہے ہر ایسے قیدی کو ایک گارڈین کی نگرانی میں مفید شہری بنانے کی کوشش کی جائیگی۔ گارڈین سے ضمانت لی جائیگی اور اس کا فرض ہوگا۔ کہ جب دیکھے کہ قیدی کا

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی